

کچھ سلاسل تصوف کے بارے میں

سوال: سلسلہ تصوف میں چند اصطلاحات معروف و مروج ہیں قطب، غوث، ابدال اور قیوم۔ قرآن و حدیث میں ان کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے متعلق جناب اپنی ذاتی تحقیق سے آگاہ فرمائیں نیز تصوف کے سلاسل اربعہ کے متعلق بھی اپنی رائے عالیہ سے مستفیض فرمائیں۔

ایک مشہور روایت ہے کہ حضرت حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خرقة عطا فرمایا تھا اور یہ تمام طرق فقر حضرت علی سے شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت میرے سامنے ملا علی قاری کی موضوعات کبیرہ ہے۔ روایت خرقة کے متعلق موصوف کی تحقیق ملاحظہ فرما کر آپ اس پر مدلل تبصرہ فرمائیں۔ عبارت یہ ہے:

حدیث یس۔ الخرقۃ للصوفیہ و کون الحسن البصری یسہا من علی۔
قال بن دحیۃ وابن الصلاح انه باطل، وکذا قال العسقلانی انه ایس فی
شیء من طرفها ما یثبت ولم یورد فی خیر صحیح ولا حسن ولا ضعیف
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایس الخرقۃ علی الصورة المتعارفة
بین الصوفیۃ لاحد من الصحابة ولا امر احداً من الصحابة بفعل ذلک
وکل ما یروی من ذلک مصرحاً فیاطل۔ قال ثم ان من الکذب المقتزی قوی
من قال ان علیاً ایس الخرقۃ الحسن البصری فان ائمة الحدیث لم یشہبوا
للحسن من علی سماعاً فضلاً عن ان یلیسہ الخرقۃ۔

ترجمہ: ”صوفیہ کے خرقة پہننے کی حدیث، اور یہ قصہ کہ حسن بصری کو حضرت علی نے خرقة پہنایا تھا، ابن دحیہ اور ابن صلاح کہتے ہیں کہ یہ باطل ہے۔ اور ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ جن طریقوں سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہے، اور

کسی صحیح یا حسن بلکہ ضعیف روایت میں بھی یہ بات نہیں آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صوفیہ کے متعارف طریقے پر صحابہ میں سے کسی کو خرقہ پہنایا ہو یا کسی صحابی کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہو۔ اس سلسلے میں جو کچھ روایت کیا جاتا ہے وہ باطل ہے۔ پھر ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ بات بھی جھوٹ ہے کہ حضرت علی نے حضرت حسن بصری کو خرقہ پہنایا تھا۔ ائمہ حدیث کے نزدیک تو حضرت حسن کا حضرت علی سے سماع تک ثابت نہیں ہے کجا کہ ان سے خرقہ پہننا۔

صوفیہ کے درمیان سبع لطائف کا ایک تدریجی اور ارتقائی طریقہ مروج ہے۔ کتب احادیث میں یہ طرہ ذکر و فکر مروی نہیں ہے۔ اس کے بارے میں بھی رائے گرامی تحریر فرمائیں۔

میں جناب کی توجہ ایک اچھی تجویز کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ جس طرح مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرمنہدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے اکابر و اعیان اور حکام سلطنت امرا و وزراء کی طرف پر از نصائح مکتوبات لکھ کر تبلیغ حق کا فریضہ ادا کیا، آپ بھی یہ طرہ کار اختیار فرمائیں۔

جواب۔ تصوف کی جن اصطلاحات کا آپ نے ذکر کیا ہے ان میں سے صرف ابدال کا ذکر حضرت علیؑ کے ایک قول میں ملتا ہے۔ باقی رہے غوث، قطب اور قیوم، تو ان کا کوئی ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، یا صحابہ و تابعین کے اقوال میں نہیں ملتا۔ اور خود ابدال کے متعلق بھی جو عام تصورات صوفیہ کے ہاں پائے جاتے ہیں ان کی طرف کوئی اشارہ حضرت علیؑ کے اس قول میں نہیں ہے جس سے یہ اصطلاح لی گئی ہے۔

تصوف کے سلاسل اربعہ کے متعلق میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ ان سلسلوں کی ابتداء ایسے بزرگوں سے ہوئی ہے جو یقیناً صلحاء و امت میں سے تھے اور ان کا مقصد بھی تزکیہ و اصلاح تھا جس کے ایک پاکیزہ مقصد ہونے میں کلام نہیں کیا جاسکتا۔ مگر جس طرح

مسلمانوں کی زندگی کے دوسرے شعبے تدریج انحطاط کے شکار ہوئے اور ان میں صحیح و غلط کی آمیزش ہوتی چلی گئی، اسی طرح یہ سلسلے بھی اپنی اصلی ابتدائی پاکیزہ حالت پر باقی نہیں رہ سکے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے قرآن و سنت دنیا میں محفوظ ہیں۔ ان کی رہنمائی میں ہم جہاں اپنی زندگی کے دوسرے شعبوں میں صحیح و غلط کے درمیان تمیز کر سکتے ہیں، سلاسل تصوف کے افکار و اعمال میں بھی یہ تمیز ممکن ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کو حضرت علیؓ سے خرقہ ملنے کی جو روایت اہل تصوف کے ہاں مشہور ہے، علم حدیث کی رو سے اس کی کوئی اصل نہیں۔ آپ نے ملا علی قاری کی جو عبارت نقل کی ہے وہ بالکل درست ہے۔

صوفیہ کے ہاں نزکیہ و تعلیم و تربیت کے جو طریقے رائج ہیں ان میں سے اکثر ان کے اپنے اجتہاد پر مبنی ہیں۔ کم ہی چیزیں ایسی ہیں جن کا نشان عہد رسالت اور عہد صحابہ و تابعین میں ملتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی کے طریقے پر ابابا اقتدار سے مرستہ کرنے کا جو مشورہ آپ نے دیا ہے اس پر میں ضرور عمل کرتا اگر اس گروہ میں کوئی صاحب مجھے ایسے ملنے جو مجھ سے حسن ظن اور مخلصانہ تعلق بھی رکھتے ہوں، تاکہ میرا ان سے خطاب کرنا مفید ہو سکے، اور اس کے ساتھ وہ اس گروہ میں کچھ نہ کچھ با اثر بھی ہوں کہ ان کی کوششوں سے کوئی اصلاح کی صورت بن سکے۔ حضرت مجدد نے اپنے مکتب میں جن لوگوں سے بھی خطاب فرمایا ہے ان کے اندر بڑے ذول شریطیں پائی جاتی تھیں۔